رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

قیمت ۲ آنہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

ایڈیٹر

یوم ۔ شنبہ

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۷/۴۱ ۔ ۳ صلح ۱۳۳۲ ھش ۔ ۳ جنوری ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۳

وفد پارٹی کے چھ سابق وزیروں اور پارلیمنٹ کے سات ممبروں کے خلاف رشوت ستانیوں اور دوسری بد عنوانیوں کے الزام میں مقدمے چلائے جائینگے۔

جنرل نجیب کی حکومت نہیں چاہتی کہ مصطفیٰ نحاس وفد پارٹی کے عمر بھر اعزازی صدر رہیں

قاہرہ ۲ر جنوری۔ مصر میں بد دیانت لوگوں کے خلاف تحقیقات کرنے والے کمیشن نے سفارش کی ہے۔ کہ ۶ سابق وزیروں اور سابقہ پارلیمنٹ کے سات ممبروں کے خلاف رشوت ستانی اور دوسری بد عنوانیوں کے الزام میں اس عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ جو رشوت ستانی کی روک تھام کے لئے قائم کی گئی ہے۔ یہ تمام لوگ وفد پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن لوگوں پر مقدمات چلائے جائیں گے۔ ان میں وفد پارٹی کے ممتاز راہنما فواد سراج الدین، عثمان محرم اور حامد زکی شامل ہیں ــــ ادھر آج قاہرہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنرل نجیب کی حکومت کو ابھی تک اس امر پر اعتراض ہے کہ مصطفیٰ نحاس کو ساری عمر کے لئے وفد پارٹی کا اعزازی صدر بنایا جائے ؛

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ر دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام صحت اچھی ہے۔ لیکن گلا بیٹھتا جا رہا ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

لاہور ۲ر جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

کراچی ۲ر جنوری۔ لیبر پارٹی کے صدر مسٹر ایٹلی آج رات کراچی پہونچ رہے ہیں۔ وہ گورنر جنرل کے مہمان ہونگے۔ کل وہ ایک عام جلسہ میں تقریر کریں گے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

(درثمین)

پچیس سے زائد اشخاص کو دعوت میں مدعو کرنا جرم قرار دے دیا گیا

لاہور ۲ر جنوری۔ حکومت پنجاب نے گیہوں کی بچت کا حکم آج سے نافذ کر دیا ہے۔ اس حکم کے تحت کوئی شخص ایک وقت میں پچیس سے زائد اشخاص کو ایسی دعوت میں مدعو نہیں کر سکے گا۔ جس میں گیہوں سے بنی ہوئی اشیاء مہمانوں کو کھلائی جائیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ؛

مسٹر مڈلٹن کا نیا عہدہ

لنڈن ۲ر جنوری۔ حکومت برطانیہ نے مسٹر مڈلٹن کو دہلی میں اپنا ڈپٹی ہائی کمشنر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر مڈلٹن طہران میں برطانیہ کے ناظم الامور تھے ؛

برطانوی پارلیمنٹ کے چھ ممبر مشرق وسطیٰ روانہ ہو گئے

لنڈن ۲ر جنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ۶ ممبروں کا ایک وفد جس میں کنزرویٹو اور لیبر دونوں پارٹیوں کے ممبران شامل ہیں مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے کے لئے لنڈن سے بغداد روانہ ہو گیا ہے۔ یہ وفد لبنان، شام، اردن، عراق، کویت اور بحرین کے حاکموں سے ملاقات کرے گا ؛

انڈونیشیا کے وزیر دفاع مستعفی ہو گئے

جکارتا ۲ر جنوری۔ انڈونیشیا کے وزیر دفاع مستعفی ہو گئے ہیں۔ فی الحال ان کا محکمہ نائب وزیر دفاع کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

مکئی کی کاشت کے رقبہ میں اضافہ

لاہور ۲ر جنوری۔ پنجاب میں ۱۹۵۲ء کی فصل خریف کے لئے مکئی کی کاشت کے پہلے تخمینہ کے مطابق جولائی کے آخر تک ۱۴ لاکھ ۸۱ ہزار سات سو ایکڑ زمین میں مکئی کی کاشت کی گئی۔ یہ رقبہ پچھلے سال کے مقابلہ میں ۵.۳ فیصدی زیادہ ہے۔ یہ اضافہ تخم ریزی کے وقت کافی بارش ہو جانے کی وجہ سے ہوا۔ فصل کی حالت اچھی ہے ؛

برطانیہ سے ۱۹۵۰ء کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ مالیت کی ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد

کراچی ۲ر جنوری۔ برطانیہ نے ۱۹۵۰ء میں جنوری سے لے کر نومبر تک کپڑا بنانے کی جو مشینیں پاکستان کو برآمد کی تھیں۔ ان سے پانچ گنا زیادہ مالیت کی مشینیں ۱۹۵۲ء میں اسی عرصہ میں برآمد کی ہیں۔ پچھلے سال نومبر تک کپڑے کی جو مشینیں درآمد کی گئی ہیں۔ ان کی مالیت تیس لاکھ پاؤنڈ سے کچھ ہی کم ہے۔ جنوری ۱۹۵۰ء سے نومبر ۱۹۵۲ء تک برطانیہ نے جو مشینری پاکستان کو بھیجی اس کی قیمت نوے لاکھ پاؤنڈ ہے

ــــ بیروت ۲ر جنوری۔ لبنان کے وزیر اعظم خالد شہاب اور وزیر خارجہ موسیٰ مبارک بیروت سے بذریعہ ہوائی جہاز سعودی عرب خیر سگالی کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں ؛

جن سنگھ اپنا تحقیقاتی وفد جموں بھیجے گی

کانپور ۲ر جنوری۔ ہندوستان کی جن سنگھ پارٹی کے صدر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے کل کانپور میں بتایا کہ مجلس عاملہ نے سات آدمیوں کا ایک تحقیقاتی وفد جموں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے مجلس عاملہ کے جلسہ کے بعد انہوں نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے یہ کہا کہ وفد جموں کے تازہ حالات کے بارے میں تحقیقات کرے گا ؛

کوریا میں جنگی سرگرمیاں مدھم پڑ گئیں

ٹوکیو ۲ر جنوری۔ کوریا میں سردی کی شدت کی وجہ سے جنگی سرگرمیاں محض گشتی کارروائیوں تک محدود رہیں۔ جنوبی محاذ پر اقوام متحدہ کے سپاہی چینی فوج کی صفوں میں دور دور تک گھس گئے۔ وہ پیچھے دھکیل دیئے گئے تھے۔ کہ چینیوں نے ۴ جنوری تک زبردست جنگ شروع کرنے کی جو دھمکی دی ہے۔ اس سلسلے میں وہ کیا کارروائی کر رہے ہیں ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے احباب جماعت کو روزے رکھنے کا ارشاد

پہلا روزہ ۵ر جنوری ۱۹۵۳ء کو رکھا جائے

جماعت پر موجودہ مشکلات اور فتنے کے ازالہ کے لئے جلسہ سالانہ پر احمدی احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال کے شروع میں ہر پیر کے روز سات روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ روزے ۵۔ ۱۲۔ ۱۹ اور ۲۶ جنوری اور ۲۔ ۹ اور ۱۶ فروری کو رکھے جائیں۔

نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ان ایام میں یہ دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو سمجھ دے یا سزا دے اور ہمیں کامیاب کرے۔ اور مصائب میں صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اکسٹھواں ۶۱ جلسہ سالانہ

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

قادیان ۲۸ر دسمبر۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا اکسٹھواں جلسہ سالانہ کا اجلاس آج چھ بجے شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔ تقسیم ملک کے بعد یہ جلسہ ہر لحاظ سے خداتعالیٰ کے فضل سے سب سے زیادہ کامیاب رہا۔ نہ صرف اس لحاظ سے کہ یہ جلسہ پہلے کی نسبت زیادہ پُرسکون حالات میں منعقد ہُوا۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اس مبارک تقریب میں حصہ لینے کے لئے پاکستانی احمدی احباب تقسیم برِّ عظیم کے بعد سب سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے۔ گذشتہ سال صرف پچاس احباب کو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اجازت دی گئی تھی۔ اور اس سے پیوستہ سال میں سو پاکستانی احمدیوں کو۔ مگر اس سال خداتعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت تقریب میں پاکستان سے ۱۹۲ احمدی افراد نے شرکت کا فخر حاصل کیا۔ جن میں ۷۰ کے قریب احمدی مستورات تھیں۔ تعداد میں یہ اضافہ نہایت خوشکن ہے اور ترقی کی طرف ایک اہم قدم۔ جیسا کہ جناب امیر جماعتہائے ہند نے بھی اپنی افتتاحی تقریر میں اظہار فرمایا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ جلسہ سالانہ اس لحاظ سے بھی گذشتہ سالوں کی نسبت خداتعالیٰ کے فضل سے زیادہ کامیاب رہا۔ کہ سکھ اور دیگر غیر مسلم معززین ایک بڑی تعداد میں شروع سے آخر تک جلسہ میں شریک ہوئے اور تمام تقاریر کو (جو تبلیغ اسلام پر مشتمل تھیں) تحمل اور سکون کے ساتھ سنتے رہے جلسہ گاہ (سابق جلسہ گاہ مستورات) ہر اجلاس میں اول سے آخر تک بھری ہوئی نظر آئی۔ اندازہ ہے۔ کہ ہر اجلاس میں ایک ہزار سے بارہ سو تک غیر مسلم اصحاب شرکت کرتے رہے۔ اور تمام تقاریر کو نہایت غور سے سنتے رہے۔ بلکہ بعض اوقات تو نماز ظہر و عصر کے وقفہ میں بھی جبکہ احمدی احباب نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں چلے جاتے۔ بعض غیر مسلم اصحاب جلسہ گاہ ہی میں دوسرے اجلاس کے انتظار میں بیٹھے دیکھے گئے۔ مردوں کے علاوہ غیر مسلم خواتین بھی دو سو سے اڑھائی صد تک ہر اجلاس میں روزانہ شریک ہوتی رہیں۔ اور ہر تقریر کو نہایت غور سے سنتی رہیں۔ یہ امر ایک خوشکن تبدیلی اور شاندار مستقبل پر دال ہے۔ خدا کرے یہ تبدیلی دیرپا ثابت ہو۔ اور آئندہ سالوں میں زیادہ نمایاں صورت میں ہمارے سامنے آئے۔ اور باہمی تعلقات میں تلخی ناپید ہو جائے۔ تاکہ غیر مسلم بالخصوص سکھ اصحاب اسلام اور سکھ ازم میں توحید ایسے جزو مشترک کی وجہ سے ٹھنڈے دل سے اسلام کی حقانیت پر غور کریں۔

۲۶ر دسمبر کی کارروائی

۲۶ر دسمبر کو افتتاحی اجلاس شروع ہونے سے چند منٹ قبل لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ اس کی حفاظت کے لئے ہر وقت چار آدمی متعین ہوتے۔ نہ صرف درویش بھائی اس سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ بلکہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے تشریف لانے والے احباب نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اور ۲۸ر دسمبر کے آخری اجلاس میں پاکستانی احباب نے بھی لوائے احمدیت کا پہرہ دینے کی سعادت حاصل کی۔ پہلے گروہ میں جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب امیر قافلہ پاکستان بھی شریک ہوئے۔

افتتاحی اجلاس حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی زیر صدارت دس بجے شروع ہُوا۔ جس میں تلاوتِ قرآن مجید کے بعد جناب محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ہند نے مختصر سی افتتاحی تقریر کے بعد دعا فرمائی۔ مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام سنایا۔ جس نے احباب کے قلوب پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف نہ لا سکے تھے۔ اس لئے ذکرِ حبیبؑ پر ان کی لکھی ہوئی تقریر سیٹھ معین الدین صاحب نے پڑھی۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل یادگیر نے "ہندوستان میں فرقہ وارانہ اتحاد کے ذرائع اور ان کے فوائد" کے موضوع پر اپنی لکھی ہوئی تحریر پڑھی جسے بہت سراہا گیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس نماز جمعہ و عصر کے معاً بعد اڑھائی بجے زیر صدارت جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان شروع ہُوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مرزا واحد حسین صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے سکھ مذہب" کے موضوع پر تقریر کی۔ اپنی تقریر کی تائید میں انہوں نے سکھوں کی مسلمہ کتب سے بہت سے شبد پڑھے۔ باوجودیکہ یہ تقریر سکھ اصحاب کے معتقدات کے خلاف تھی۔ مگر مرزا صاحب نے امور کچھ ایسے دلکش انداز میں پیش کئے۔ کہ غیر مسلم اصحاب ہمہ تن گوش ہو کر سنتے اور لطف اندوز ہوتے رہے۔ مرزا صاحب کی تقریر کے لب و لہجہ کو بہت پسند کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد شریف صاحب امینی فاضل مبلغ حیدرآباد دکن نے "خصوصیاتِ اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے دیگر مذاہب پر اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کی۔ یہ اجلاس ۵ بجے شام اختتام پذیر ہُوا۔

جس کے بعد تمام احمدی مَردوں کا مجمع جس میں درویش بھائی ہندوستانی دوست اور پاکستانی زائرین شامل تھے اجتماعی دعا کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر بہشتی مقبرہ میں پہنچے۔ جناب امیر صاحب کے حکم کے مطابق پاکستانی زائرین حضور علیہ السلام کے مزار کے دائیں طرف کھڑے ہوئے دیگر اصحاب چار دیواری کے اندر چاروں طرف کھڑے ہو گئے مستورات نے بھی شرکت کی۔ جناب امیر مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی قیادت میں سب نے لمبی دعا کی۔

۲۷ر دسمبر

۲۷ر دسمبر کا پہلا اجلاس زیر صدارت جناب سید بشارت احمد صاحب وکیل حیدرآباد دکن پونے دس بجے صبح شروع ہُوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم شیخ محمد عمر صاحب نے "صداقت مسیح موعود علیہ السلام از روئے ہندو مذہب" اور "جماعت احمدیہ کی عالمگیریت اور اس کے متعلق غیروں کی آراء" کے موضوع پر مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ جماعت احمدیہ دہلی نے پُر از معلومات تقاریر فرمائیں۔ نیز مولوی محمد شریف صاحب امینی فاضل نے "برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس ایک بجے ختم ہُوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس بعد دوپہر مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر کی صدارت میں اڑھائی بجے شروع ہُوا۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارناموں پر اپنا مضمون پڑھا۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات اور معجزات بیان کئے اور مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے اسلام اور کمیونزم پر تقریر کرتے ہوئے کمیونزم کے خطرات بیان کئے۔ یہ اجلاس پانچ بجے ختم ہُوا۔

۲۸ر دسمبر

۲۸ر دسمبر کا پہلا اجلاس جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب کی صدارت میں پونے دس بجے شروع ہُوا مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت و ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے مسئلہ نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جواب دیئے۔ مکرم مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انڈونیشیا نے "دنیا میں تبلیغ احمدیت" کی وسعتوں کا جائزہ لیا۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ نے "دنیا کا محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم" پر تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے۔

آخری اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد آخری اجلاس جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی صدارت میں منعقد ہُوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد میر محمود احمد صاحب پسر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحومؓ نے آج کے اجلاس کیلئے بطور تمہید مرکز احمدیت میں مبلغین کی ٹریننگ کے طریق کار کی وضاحت کی۔ جس کے بعد ان تربیتی درسگاہوں سے تربیت حاصل کر کے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کیلئے پھیل جانے والے مبلغین میں سے ملک احسان اللہ صاحب مبلغ مغربی افریقہ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ ٹرانس جارڈن اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ انگلستان نے ان ممالک میں تبلیغ اسلام کیلئے اپنی مساعی پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد ان کوششوں کی بار آوری کے زندہ ثبوت مکرم سلیم حسن الجابی کو پیش کیا گیا جو احمدیت قبول کر کے تعلیم دین حاصل کرنے کیلئے ملک شام سے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے عربی زبان میں تقریر کی جس میں آپ نے وہ حالات بیان فرمائے جنہوں نے آپ کو احمدیت قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل نے حاضرین کے سامنے ان کی تقریر کا ماحصل بیان کر دیا۔ اس سے غیر مسلم معززین پر جماعت احمدیہ کے میدان عمل کی وسعت اور اس کی عالمگیریت اور اہمیت واضح ہوگئی۔ حاضرین نے ان تقاریر کو بیحد دلچسپی سے سنا اور پسند کیا۔

پھر جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور بتایا کہ وہ کس طرح پوری ہوئیں۔ آخر میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مرزا واحد حسین صاحب نے ایک نہایت دلچسپ تقریر کی۔ جس کے مصالحانہ انداز سے حاضرین جلسہ بیحد متاثر ہوئے اور انہوں نے اس جذبۂ اخوت کو بیحد سراہا۔

صاحب صدر نے آخر میں ہندوستان اور دیگر ممالک کے احمدیوں کی طرف سے آنے والی تاروں کا ذکر کرتے ہوئے ان کیلئے دعا کی تحریک کی۔ نیز آپ نے حاضرین جلسہ حکومت ہند اور حکومت مشرقی پنجاب اور ضلع کے سرکاری افسران بالخصوص مسٹر ایم۔ ایل کھنہ صاحب ریزیڈنٹ مجسٹریٹ بٹالہ۔ بخشی سیتارام صاحب تحصیلدار بٹالہ چودھری دلیپ سنگھ صاحب ڈی۔ ایس۔ پی بٹالہ اور مقامی پولیس کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گہری دلچسپی لیتے ہوئے جلسہ کے انتظامات میں ہر طرح امداد کی۔ ایک لمبی دعا کے بعد اجلاس ختم ہو گیا۔

مستورات کا جلسہ

مسلم و غیر مسلم مستورات ان تمام تقاریر میں شریک ہوتی رہیں۔ ان کیلئے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

روزنامہ — الفضل — لاہور

یہ علماء

خان عبد القیوم خاں شمال مغربی سرحدی صوبہ کے وزیر اعلیٰ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے۔

"علماء کے کسی گروہ کو ملک کا آئین معین کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ صرف عوام کے نمائندوں کو ہی یہ حق حاصل ہے۔ علماء یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ صرف انہیں یہ فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ کہ فلاں قانون اسلامی ہے یا غیر اسلامی اور عوام کو اس بارہ میں کچھ کہنے کا حق حاصل نہیں تاہم وہ بھول رہے ہیں۔ کہ قرارداد مقاصد میں واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ صرف عوام کو ہی آئین کے متعلق آخری اور قطعی رائے دینے کا اختیار ہے۔ اور علماء اس قرارداد کو منظور کر چکے ہیں"۔

خان عبد القیوم خاں نے اپنی تقریر میں جو بات کہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو قوم کے نمائندے ملک کے قانون کے مطابق عوام کی رائے سے منتخب ہو کر اسمبلی میں آئے ہیں۔ ان کا ہی یہ حق ہے۔ کہ وہ فیصلہ کریں۔ کہ آیا کوئی قانون اسلامی ہے یا غیر اسلامی۔ قوم کے ان منتخب شدہ نمائندگان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جن کو عام طور پر علماء سمجھا جاتا ہے۔ البتہ جن علماء کو قوم نے منتخب نہیں کیا۔ ان کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ قانون سازی میں خود بخود دخل اندازی کریں۔ آئینی طریقہ یہی ہے۔ یہی طریقہ اسلامی ہے۔ اور یہی طریقہ تمام دنیا کے جمہوری ممالک میں رائج ہے۔ ورنہ نظام کے کوئی معنی نہیں رہتے۔ اگر چند علماء مل کر جن کو قوم نے منتخب نہیں کیا اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بناتے پھریں۔ اور چند من گھڑت اصول بنا کر حکومت سے مطالبات کریں۔ کہ جو اصول انہوں نے بنائے ہیں۔ یا جس طرح وہ اسلامی اور غیر اسلامی قانون کے متعلق فیصلہ کرتے ہیں۔ حکومت ان کو تسلیم کر لے۔ یہ سراسر غیر آئینی ہوگا۔

یہ ایک صاف اور سیدھی بات ہے۔ مگر مودودیوں کا روزنامہ "تسنیم" خان عبد القیوم خاں کی مندرجہ بالا تقریر پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

دستوری سفارشات کے حق میں یا اس کے خلاف جو ہنگامۂ تنقید برپا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ غیر معقول رویہ مسٹر عبد القیوم خاں وزیر اعلیٰ سرحد کا ہے۔ ....

ان کی غیر معقولیت ان کے اس ارشاد میں مضمر ہے۔ کہ ملک کے آئین کا فیصلہ عوام کے نمائندے ہی کریں گے۔ علماء کو اس معاملہ میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ معلوم نہیں۔ اس مجذوبانہ قول کا مطلب کیا ہے۔ یہ کس نے کہا ہے۔ کہ آئین کا فیصلہ عوام کے نمائندے نہیں کریں گے۔ لیکن اگر عوام ہی اپنے نمائندوں سے اسی بات کا مطالبہ کریں۔ یہی علماء پیش کریں۔ تو عوام کے نمائندے کون ہوتے ہیں۔ اس کو قبول کرنے سے انکار کرنے والے عوام کے نمائندے عوام کے نمائندے ہیں (کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ ناقل) خود مختار بادشاہ تو نہیں۔ علماء جب یہ کہتے ہیں۔ کہ دستور اسلامی اصولوں کے مطابق بننا چاہیئے۔ اور عوام اس پر صاد کرتے ہیں۔ تو دستور ساز اسمبلی کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ عوام کے مطالبے کو پورا کریں۔ علماء اس انداز سے مداخلت کرنے کا اسی طرح حق رکھتے ہیں جس طرح عوام۔ اور اس مداخلت کی اجازت نہ دینے کا اعلان کرنا محض دیوانگی ہے"۔ (تسنیم ۳ جنوری ۱۹۵۳ء)

اکثر احباب پوچھا کرتے ہیں کہ سوفسطائی استدلال کیا ہوتا ہے۔ سو روزنامہ "تسنیم" کی مندرجہ بالا عبارت ہم ان کے سامنے بطور مثال کے پیش کرتے ہیں۔ اگر ملکی آئین کے مطابق منعقدہ انتخابات کے پٹے ہوئے مہرے چند لوگوں سے دستخط کرا کر اور مطالباتی کارڈوں کی مہم جاری کر کے آئین سے قائم شدہ حکومت کی پسلی دبا سکتے ہیں۔ تو دنیا کی نہ تو کوئی جمہوری حکومت قائم رہ سکتی ہے۔ اور نہ کوئی اسلامی حکومت۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ علماء اتنے ہی ہر دلعزیز اور مقبول عوام ہیں۔ تو انتخابات میں وہ کہاں تھے۔ کیوں عوام نے انہیں منتخب نہیں کیا۔ کہ اب انہیں مطالبات کا ڈھونگ رچا کر مسجد ضرار بنانے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات جو انہوں نے جلسہ سالانہ میں ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کی تقریر میں ایڈوائزری بورڈوں کے متعلق فرمائے ہیں قابل غور ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

مجھے تعجب ہے۔ کہ یہ عالم اور مولوی کہلانے والے ایڈوائزری بورڈ کے راستہ کی بجائے انتخاب کے راستہ سے کیوں حکومت میں اقتدار حاصل نہیں کرتے۔ اگر وہ واقعی قوم کے نمائندے ہیں۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔ تو پھر انہیں اسمبلی کا ممبر ہونا چاہیئے نہ کہ ایڈوائزری بورڈ کا اور اگر وہ اسمبلی کے ذریعہ قوم کے نمائندے نہیں بنتے تو پھر دو باتوں میں سے ایک ضرور ماننی پڑے گی۔ یا تو یہ کہ قوم ان کی "مزعومہ" اسلامی حکومت نہیں چاہتی۔ اور یا یہ کہ وہ قوم کے نمائندے نہیں ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کے ایڈوائزری بورڈ کی کیا حیثیت ہوگی"

اصل بات یہ ہے۔ کہ مودودیوں اور بعض دیگر علماء کہلانے والے لوگوں کو یہ زعم ہے۔ کہ چونکہ انہوں نے پکی روٹی۔ کنز۔ قدوری اور کافیہ پڑھا ہوا ہے۔ اس لئے علمائے اسلام وہی کہلا سکتے ہیں۔ اور وہی اسلامی شریعت کے انجینئر ہیں۔ چنانچہ "تسنیم" لکھتا ہے:۔

"اگر کوئی انجینئرنگ کا مسئلہ درپیش ہو۔ تو عوام کے نمائندے بھی اپنے ملک کے انجینئروں ہی کی رائے کو قبول کریں گے۔ آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ اور اس کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو جہلاء کے حوالے کر دیا جائے"

یہ تو درست ہے۔ کہ ایکسپرٹ رائے ضروری ہوتی ہے۔ مگر اول تو محض چند احراریوں اور مودودیوں اور متعصب لوگوں کا اپنے منہ آپ میاں مٹھو بن جانے سے تو وہ ایکسپرٹ نہیں بن سکتے۔ دوسرے وہی ایکسپرٹ اپنی رائے دے سکتا ہے۔ جس کو رائے دینے کے لئے مدعو کیا جائے۔ ایکسپرٹ "چاند سے قلعی کروا لو"۔ یا "منجی پیڑھی ٹھکوا لو" قسم کی صدائیں لگاتے نہیں پھرتے۔

پھر ان خود ساختہ علماء نے جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ بالبداہت غیر آئینی ہے۔ نہ ان کی دیانت ہی غیر مجروح ہے۔ ان میں سے اکثر وہ ہیں۔ جنہوں نے کھلم کھلا پاکستان کی مخالفت کی۔ جو لوگ پاکستان کو پلیدستان اور جنت الحمقاء کہتے تھے۔ وہی اسوقت علمائی کا بہروپ بھرے ہوئے ہیں۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ ان کی غرض اسلامی قانون نہیں بلکہ ملک میں محض شورش برپا کرنا ہے۔ ملک میں کوئی قانون ہے یا یہاں لاقانونی کا دور دورہ ہے کہ جو چاہے اپنی علمائی کا گھڑا لئے پھرے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ نظم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کو حضور کی تقریر سے قبل مکرم مشتاق احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پڑھ کر سنائی۔

الفت الفت کہتے ہیں پر دل الفت سے خالی ہے
ہے دل میں کچھ اور منہ پر کچھ دنیا کی ریت نرالی ہے

کہتے ہیں آ! دنیا کو دیکھیں اس میں کیسے نظارے
مَیں کہتا ہوں بس چپ بھی رہو یہ میری دیکھی بھالی ہے

یاں عالم انکو کہتے ہیں جو دین سے کورے رہتے ہیں
جب دیکھو بھیڑیا نکلے گا جو بھیڑوں کا رکھوالی ہے

تقوے کا جھنڈا جھکتا ہے پر کفر کی گڈی چڑھتی ہے
اس دنیا میں اب نیکوں کا ہے کوئی تو اللہ والی ہے

اندھیاری راتوں میں سجدے کرنا تو پہلی باتیں تھیں
اب دن اک مجلس عیش کی ہے اور رات جو ہے دیوالی ہے

اب صوفے کوچیں گرجا میں اک شان سے رکھے رہتے ہیں
مسجد میں چٹائی ہوتی تھی سو ظالم نے سرکالی ہے

کافر کے ہاتھ میں بندوقیں مومن کے ہاتھ سلاسل میں
کافر کا ہاتھ خزانوں پر مومن کی پیالی خالی ہے

شذرات

مستقبل کے معمار

عزت مآب وزیر صنعت پاکستان نے حیدرآباد سندھ کے ایک مقامی کالج میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پاکستان کا مستقبل طلباء پر منحصر ہے اور اگر وہ بھٹک گئے تو مملکت تباہ ہو جائے گی"

انہوں نے کہا۔

"کہ جن لوگوں نے آزادی کی جدوجہد میں قوم کی راہنمائی کی تھی۔ وہ ایک ایک کرکے اٹھتے جا رہے ہیں۔ اور اب ان کا خون پسینہ بہا کر حاصل کی ہوئی آزادی کو قائم رکھنے اور اپنے ملک کو مضبوط بنیادوں پر تعمیر کرنے کی ذمہ داری نوجوانوں پر عائد ہوتی ہے"

بلاشبہ طلباء مستقبل کے معمار ہوتے ہیں اور قوم کی داخلی وخارجی ترقی کا تمام تر انحصار بھی انہی پر ہوتا ہے۔

اگر ہماری درسگاہوں کے قابل صد احترام اساتذہ معلم اور پروفیسر اپنے طلباء کی تربیت کا اس رنگ میں اہتمام فرمائیں۔ کہ ان میں قومی اور ملی ذمہ داریوں کا احساس ابھر آئے۔ اور وہ قوم کی خدمت کا پاکیزہ نصب العین لے کر مدرسہ کی چار دیواری سے باہر نکلیں۔ تو ہمارا ملک بھی ترقی کرے گا۔ اور وہ خود بھی ملک وملت کے آسمان پر آفتاب عالمتاب بن کر چمک اٹھیں گے۔

شیعہ بھی منکر ختم نبوت قرار دے دیئے گئے

سید نور الحسن صاحب ناظم تنظیم اہلسنت والجماعت نے تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"اگر آج کوئی نابکار نبوت کا دعوے کرے تو تم (شیعہ) سواد اعظم کے ساتھ مل کر اس کی مخالفت کرتے ہو۔ مگر میرے آقا کے غیرفانی پروگرام میں توحید جو پہلا شاہکار تھا۔ اس کی توہین کرتے ہو تم تعزیہ سے مرادیں نہیں مانگتے؟ کفار مکہ نے بتوں کے چڑھاوے چڑھائے اور تم نے بانس اور کاغذوں کے سامنے پیشانی رگڑی۔

"ظالم نظام حق کو ختم کرنا میرے آقا کا دوسرا شاہکار تھا۔ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کرکے غلط نظام قبول کیا۔ اور باطل کے سامنے جھک گئے۔ اور منافقوں سے میل جول جاری رکھا۔ اگر مان لیا جائے کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کیا۔ تو قیامت کے دن اصغر کا ہاتھ ہوگا اور حسین کا گریبان۔ اصغر کہے گا۔ اے اللہ میاں میرے دادا نے تو منافقوں اور غاصبوں سے نباہ کیا۔ مگر میرے ابا نے ظالم نظام کے خلاف بغاوت کی۔ مجھے اور میرے بھائی کو میدان کربلا میں تہ تیغ کر دیا۔ اگر ظالم نظام کے ساتھ حسین زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو علی کیوں زندہ رہے؟"

آخر میں کہا:۔

"شیعہ حضرات ختم نبوت کی جان پروگرام نبوی کے سلسلہ کی ایک کڑی کو توڑتے ہیں۔ مگر دعوے ختم نبوت کا کرتے ہیں۔ شیعہ حضرات! توحید کو تم نے ختم کیا۔ تعزیوں کو منت مان کر اور اقتصادی نظام کو ختم کیا۔ فدک کے مقابلے میں حضرت صدیق اکبر پر طعن کرکے اور جہاد کو ختم کیا۔ حضرت علی کو تقیہ میں محصور کرکے۔ تو کیا باایں ہمہ تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ میں حصہ لیتے وقت تمہیں اپنا ضمیر کچھ نہیں کہتا"

(دعوت لاہور ۸ دسمبر ۵۲ء)

سنی علماء پہلے تو جماعت احمدیہ کو ہی ختم نبوت کا منکر قرار دیتے تھے۔ اب انہوں نے شیعہ اصحاب کو بھی علانیہ منکر نبوت کہنا شروع کر دیا ہے؟

کیا شیعہ قوم مظفر شمسی صاحب اور علامہ کفایت حسین صاحب سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب نہیں کہ مندرجہ بالا اعلان کے بعد بھی آپ حضرات کا علماء کنونشن یا احراری تحریک سے چمٹے رہنا اپنی جماعت سے صریح غداری ہے۔ لہذا یا تو اپنے تئیں شیعہ کہنا چھوڑ دیجئے۔ یا ایسے فتنہ پرور عنصر سے بیزاری کا اعلان کیجئے۔ جو ختم نبوت کے نام سے ملک کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں مصروف ہے۔

ملت کی دردناک حالت

مولانا مودودی نے لاہور میں دستوری ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا

"دستوری ہفتہ کا مقصد اپنے دستوری ہفتہ کا اعادہ نہیں۔ بلکہ برسراقتدار طبقہ کو متنبہ کرنا ہے۔ کہ اگر وہ پوری قوم کے اتنے شدید اور ہمہ گیر مطالبے کے باوجود ملت میں نیم اسلامی یا آمرانہ دستور نافذ کریں گے۔ تو اس کے نتائج خوشگوار نہیں ہوں گے" (آفاق ۱۶ دسمبر ۵۲ء)

آزاد (۷ دسمبر ۵۲ء) ملت کا دردناک نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"مستثنیات سے قطع نظر تمام مسلمان اپنے رسم ورواج کا پشتارہ اٹھائے ہوئے اسی کو اسلام سمجھتے ہیں۔ ان کا سرمایہ اعتقاد رسم ورواج کی وہی گمراہیاں ہیں۔ جن کی پاداش میں ماضی کی بعض قومیں صفحہ ہستی سے محو ہو چکی ہیں"

نماز بار دوش ہے۔ حج ایک روایتی میلہ ہو کر رہ گیا ہے۔ زکوٰۃ کی جگہ سیاسی چندوں نے لے لی ہے۔ اور ان فرائض کی جگہ زنا کی بہتات ہے۔ شراب کثرت سے بک رہی ہے۔ جھوٹ آداب سیاست کا حصہ بن گیا ہے اور اسلام اس طرح مظلوم ہے۔ جس طرح کربلا کی ریت کے ذروں پر حسین کا خون مظلوم تھا۔ انسانی زوال کا یہی نقشہ ہے۔ جس کے انجام پر قرآن مجید نے بالفاظ ذیل روشنی ڈالی ہے۔ فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جثمین۔"

مولانا مودودی صاحب فرمائیں۔ کہ اگر "ملت" واقعی سنجیدگی سے یہ مطالبہ کر رہی ہے۔ کہ یہاں اسلامی قانون نافذ ہو۔ تو اس کی ایسی دردناک حالت کیوں ہے؟ کیا قرآنی دستور پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس پر پاکستان کا ٹھپہ بھی موجود ہو اگر ایسا نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو آپ ملت کو اسلامی نظام کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کرنے کی بجائے ان کے جذبات سے کھیل کر حکومت کے خلاف منافرت کس لئے پیدا کر رہے ہیں؟

آخر سوچنے کی بات ہے کہ جو ملت خدا اور رسول کے دستور پر عمل کرنے سے گریز کرتی ہے۔ وہ پاکستان کے علماء یا حکومت کے قانون پر کیا خاک توجہ دے گی؟

خودکشی اور اسلام

ایک تازہ خبر ہے کہ روشن خیالی اور نسوانی آزادی کے اسی دور میں سکندرآباد کے ایک اعلیٰ گھرانہ سے تعلق رکھنے والی تعلیمیافتہ لڑکی نے ایک شخص کی بے وفائی سے مایوس ہو کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"من تردی من جبل فقتل نفسہ فھو فی نار جھنم یتردی فیہ خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن حسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵)

جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو ہلاک کرے گا۔ وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اس مذموم فعل کا ارتکاب کرتا رہے گا۔ جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرے گا۔ اس کے ہاتھ میں دوزخ میں بھی وہی زہر ہوگا۔ اور وہ ہمیشہ اسے کھاتا رہے گا۔ اور جس نے کسی آلہ سے اپنا کام تمام کیا ہوگا۔ وہ ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔

رسول اکرم صلعم کے ان الفاظ سے اندازہ کیجئے کہ اسلام میں خودکشی کے ارتکاب کو کتنا سنگین جرم قرار دیا گیا ہے؟

لیکن اس کے برعکس اکثر مغربی مفکرین اسے انسانی حقوق میں سے ایک اہم ترین حق سمجھتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ امریکہ کی ایک مشہور اہل قلم اور مقررہ مسز شارفٹ نے ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد صحت سے ناامید ہو کر خودکشی کر لی۔ اور اس نے خودکشی سے قبل ایک رقعہ میں لکھا:۔

"خودکشی اہم ترین انسانی حقوق میں ہے۔ اور اسی لئے میں نے طویل علالت پر کلوروفارم کو ترجیح دی"

اسی طرح لارڈ مونی ہان جو انگلستان کے نامور ڈاکٹر تھے۔ ان کا قول ہے۔ کہ "خودکشی کا حق استعمال کرنے کے لئے قوم میں روز بروز آمادگی کا اظہار ہو رہا ہے" آپ کے متعلق یہ بھی مشہور ہے۔ کہ انہوں نے ایک مرتبہ یہ کوشش کی کہ برطانوی پارلیمنٹ میں مخصوص حالات میں خودکشی کے جواز کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے نیز کہا جاتا ہے۔ کہ آسٹریلیا کے ایک سابق گورنر جنرل لارڈ ڈین اور بعض دیگر مقتدر ان کے موید بھی بن گئے تھے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ لارڈ مونی ہان کی تجویز عیسائیت کے خلاف نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں مختلف اہم مسائل کے متعلق علماء سلسلہ کی بصیرت افروز تقاریر

کارروائی ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء اجلاس دوم

مرتبہ:- شیخ محمد احمد پانی پتی

دوسرا اجلاس

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

۲۶ دسمبر کو دوسرا اجلاس ایک بجے بعد دوپہر زیر صدارت خان بہادر نعمت اللہ خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر نے اپنی تقریر بعنوان "عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ" شروع کی۔ آپ نے کہا کہ میری تقریر کا پہلا حصہ عام ہے اور دوسرا حصہ علمی ہے۔ سب سے پہلے میں عام حصہ کو لیتا ہوں

جماعت احمدیہ ختم نبوت کی ہرگز منکر نہیں

آج جماعت احمدیہ پر بڑے زور سے الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ ختم نبوت کی منکر ہے لیکن اس اعتراض کو حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی ہرگز منکر نہیں بلکہ اس کے منکر کو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے مہجور سمجھتی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی جان اور احمدیت کی روح رواں ہے۔

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور مرتبہ ہی کائنات عالم کی پیدائش کی علت غائیہ ہے آپ کا مرتبہ ہی تمام انبیائے کرام کے ظہور میں موثر ہے۔ جس قدر انبیاء و اولیاء اس وقت تک ظہور پا چکے ہیں۔ وہ آپ ہی کے آفتاب عالمتاب کی شعاعوں کا بروز ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بحر بے پایاں کا فیضان اور آپ کے نور کے ظہور کے پرتو ہیں وہ آپ کے خادم ہیں۔ آپ ہی کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخاطبات و مکالمہ الہیہ کا شرف پایا اور آپ ہی کے طفیل آپ کو کمالات نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

لانبی بعدی کے حقیقی معنی

ہم پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر النبیین نہیں مانتے۔ ہم حضور کو آخر النبیین مانتے ہیں اور حدیث لانبی بعدی پر بھی پورا ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے وہ معنی نہیں جو ہمارے مخالف پیش کیا کرتے ہیں ــــ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو میری نبوت کو نہ مانے اور میرے دائرہ غلامی میں شامل نہ ہو۔ یعنی شریعت لانے والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور آپ کی امت میں سے باہر کا کوئی آدمی مقام نبوت نہیں پا سکتا۔ مقام نبوت پانے کے لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونا ضروری ہے۔

یہ معنے ہم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ بیشتر بزرگان دین اس سے پہلے یہی معنی کر چکے ہیں۔ اس کے بعد محترم قاضی صاحب نے وہ حوالہ جات تفصیل سے پڑھ کر سنائے

خاتم النبیین کی تشریح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے

آپ نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قرآن کریم کی تفسیر اور اپنے اقوال مبارکہ کی تشریح کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر و تشریح کے مقابلے میں کس کی جرأت ہو سکتی ہے کہ الٹ معنے کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں یا علی انت خاتم الاولیاء و انا خاتم الانبیاء یعنی اے علی تم خاتم الاولیاء ہو اور میں خاتم الانبیاء۔ اگر خاتم الانبیاء کے معنی ہر قسم کے نبی بند کرنے والے کے لئے جائیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ حضرت علیؓ نے بھی آ کر ہر قسم کے ولیوں کو بند کر دیا اور اب کوئی ولی امت محمدیہ میں پیدا نہیں ہو سکتا لیکن اس تشریح کو ہر عقلمند رد کر دے گا۔ اور خاتم الاولیاء کے معنی افضل الاولیاء کے کریگا یہی معنے خاتم النبیین کے بھی ہیں۔

پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبیا یعنی ابوبکرؓ اس امت میں سب سے افضل ترین وجود ہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو سو اگر کسی قسم کا نبی آنا ہی نہیں تو اس کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ اس حدیث نے بتا دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کم از کم ایک نبی کا وجود تو ضروری ہے۔

خاتم النبیین کے حقیقی معنی

خاتم النبیین کے معنی آخری نبی محدود معنی ہیں اس کے معنے ہیں بزرگان دین پہلے صاف اور صریح طور پر لکھ چکے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد شرعی نبی نہیں آ سکتا۔ بلکہ آپ کا امتی ہو کر نبی آ سکتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ خاتم النبیین کے اصلی اور حقیقی معنی آخری نبی نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے حقیقی معنے وہ ہیں جو حضرت امام راغب اپنی کتاب "مفردات" میں فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ختم کے معنی تاثیر شیئ علی شیئ ہیں یعنی کسی چیز کا کسی دوسری چیز پر اثر ڈالنا سو خاتم اس چیز کو کہیں گے۔ جو اپنا اثر اور نشان دوسرے پر ڈال سکے۔ اس سے جو اثر اور نشان پیدا ہو گا۔ وہ بھی خاتم ہو گا۔ لیکن پہلا خاتم اصلی ہے۔ اور دوسرا خاتم مجازی ہے۔

ہمارے مخالفین خاتم کے معنے بند کرنے کے کرتے ہیں۔ لیکن یہ مجازی معنے ہیں۔ حقیقی معنے یہ ہیں کہ خاتم وہ شئے ہے جو اپنے نقوش دوسرے میں منتقل کر سکے۔ پس جو اس آیت کے معنے آخری نبی کرتا ہے وہ آپ کو مجازی اور ناقص معنوں میں خاتم النبیین مانتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ آپ کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین مانتی ہے۔ اب خود ہی انصاف کر لو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس کو دیکھتے ہوئے آپ کی طرف ناقص معنی منسوب کئے جائیں یا حقیقی۔

تقریر مولوی محمد یار صاحب عارف

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے بعد مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف پراونشل سیکرٹری تبلیغ صوبہ پنجاب نے بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بلحاظ خدمت قرآن کریم" تقریر فرمائی

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئی تھی۔ لا یبقی من القرآن الا رسمہ ولا یبقی من الاسلام الا اسمہ کہ اس زمانہ میں قرآن کریم کے صرف حروف ہی رہ جائیں گے۔ اور اسلام کا صرف نام ہی نام رہ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس حالت کو دور کرنے والے اور دین کو دوبارہ قائم کرنے والے ایک شخص کی بھی آپ نے بایں الفاظ خبر دی لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس کہ اس وقت جب کہ ایمان ثریا پر جا چکا ہو گا۔ خدا تعالیٰ ایک ایسے فارسی النسل شخص کو مبعوث کرے گا۔ جو ایمان کو ثریا پر سے اتار لائے گا۔ وہ قرآن کریم کی صحیح عظمت کو دنیا میں قائم کریگا اور اسلام کو دوبارہ تمکنت بخشے گا۔

ہمارے عقیدے کے بموجب وہ رجل فارسی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ جن کو مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضور نے آ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا پیشگوئی کو ہر جہت سے پورا فرما دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت قرآن شریف سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر جو خدمت قرآن کریم کی کی ہے۔ اس پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آپ کو قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔ اگر کوئی شخص دیانت داری سے آپؑ کے حالات اور آپؑ کی تحریرات پر غور کرے۔ تو اس پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ آپؑ کا دل قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور تھا۔ اور جتنی خدمت قرآن کریم کی آپؑ نے کی ہے۔ تیرہ سو برس میں اور کسی شخص نے نہیں کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ۲ دور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے دو دور ہیں۔ ایک دور مسیحیت اور مہدویت کا دعوے کرنے سے پہلے کا اور ایک دور مسیحیت اور مہدویت کا دعوے کرنے کے بعد کا۔ آپ نے اپنے دونوں دوروں میں قرآن کریم کی عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔

قرآن کریم کی افضلیت ثابت کرنے کیلئے براہین احمدیہ کی تصنیف

دعوے سے پہلے آپ نے کتاب "براہین احمدیہ" لکھی اور اس میں آپ نے قرآن کریم کی صداقت کو مفصل طور پر بیان فرمایا اور اس کی عظمت کو اس طرح واضح کیا کہ جو اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ نے اس میں اس شخص کے لئے دس ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا جو اس کتاب کا جس میں آپ نے صداقت اسلام کی دلیلیں دی ہیں رد کر کے دکھا دے۔ گویا آپ قرآن مجید کی عظمت کے واسطے اپنی ساری جائیداد جو دس ہزار روپیہ کی مالیت کی تھی۔ قربان کرنے کو تیار ہو گئے

براہین احمدیہ کا علماءِ وقت پر اثر!

جب یہ کتاب چھپی۔ تو علمائے وقت نے محسوس کر لیا کہ اس قسم کی خدمت تیرہ سو برس میں کسی اللہ کے بندے نے نہیں کی۔ چنانچہ اس کتاب پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (جو بعد میں آپ کے شدید ترین دشمن بن گئے تھے) کا اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں زبردست ریویو اس امر پر شاہد ناطق ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی شان میں جو دلائل پیش کئے۔ وہ بالکل اچھوتے اور دشمن کو مبہوت کرنے والے تھے۔ اور جو نظمیں آپ نے قرآن شریف کے بارے میں لکھیں۔ ان کی کوئی نظیر بھی پائی نہیں جاتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت قرآن کریم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن پاک کی جو خدمت کی ہے۔ اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) پہلا حصہ خدمت قرآن کا وہ ہے۔ جس سے دوسرے مسلمان بھی آپ سے متفق ہیں۔ لیکن حضور کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ آپ نے ہر امر کے لئے دلائل دیئے ہیں مثلاً ذات باری کا وجود وغیرہ۔

ناسخ و منسوخ کا مسئلہ

(۲) دوسرا حصہ قرآن کا وہ ہے جس میں حضور نے دوسرے علماء سے اختلاف کیا ہے۔ لیکن حضور نے جو اصول بیان فرمائے ہیں۔ ان میں قرآن کریم کی اصلی شان نظر آ جاتی ہے۔ جیسے ناسخ و منسوخ کا مسئلہ ہے دوسرے علماء یہ مانتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی بعض آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عقیدہ کو بڑی سختی سے رد فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں۔

قرآنی آیات میں ترتیب

ایک بات حضور نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ قرآنی آیات میں ترتیب پائی جاتی ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں یہ کنجی آ جاتی ہے۔ وہ قرآنی خزانہ کی نہاں در نہاں باتوں سے واقف ہو جاتا ہے۔

دین میں جبر نہیں

ایک بات جو آپ نے قرآن مجید سے اخذ کی ہے وہ یہ ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ دوسرے علماء کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ خواہ کوئی حکومت مسلمانوں پر ظلم توڑے یا نہ توڑے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس پر چڑھ دوڑیں اور اگر کوئی شخص شامت اعمال کی وجہ سے اسلام چھوڑ دے تو اسے قتل کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ثابت کیا۔ کہ قرآنی تعلیم کی رُو سے ان باتوں کا کوئی جواز نہیں۔ قرآن مجید دین کے بارے میں کسی شخص پر جبر روا نہیں رکھتا۔

سب انبیاء معصوم ہیں

ایک اور بات جو آپ نے قرآن کریم سے اخذ کی وہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید نے سب انبیاء کو معصوم قرار دیا ہے۔ آپ سے پہلے علماء سب انبیاء کو معصوم نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر قرآنی دلائل سے ثابت کیا۔ کہ ہر نبی معصوم تھا ؎

ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود ظہیر الوَرٰے

قرآن کریم حدیث اور سنت پر مقدم ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل علماء کا اکثر حصہ یہ سمجھتا تھا۔ کہ حدیث اور سنت قرآن کریم پر مقدم ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح دلائل سے ثابت کیا۔ کہ حدیث اور سنت قرآن کریم پر مقدم نہیں۔ بلکہ قرآن مجید حدیث اور سنت پر مقدم ہے۔

تیسرا حصہ خدمت قرآن کا وہ ہے جس کو دیکھنے سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام کا بطل جلیل اگر کوئی تھا۔ تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ قرآن مجید کی حقیقی شان اور حقیقی عزت اگر کسی نے قائم کی تو وہ آپ تھے۔ اور قرآن کریم کو دوسری تمام کتب پر اگر کسی نے برتر ثابت کیا۔ تو وہ آپ ہی تھے۔ حضور نے قرآن کریم پر مختلف مذاہب کی طرف سے جو حملے ہو رہے تھے۔ ان کا نہ صرف یہ کہ جواب دیا۔ بلکہ مخالفین اسلام کو چیلنج دیا۔ کہ اگر تمہیں اپنے مذہب کی سچائی پر یقین ہے۔ تو آؤ میدان میں نکل آؤ۔ اور ثابت کرو۔ کہ تمہارا مذہب اسلام کے مقابلہ میں سچا ہے۔ اور تمہاری آسمانی کتاب قرآن کریم کے مقابلہ میں برتر ہے۔ لیکن ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

قرآن مجید ہر دلیل کا دعویٰ پیش کرتا ہے

پہلی بات جو آپ نے قرآن شریف کو برتر ثابت کرتے ہوئے دنیا کے سامنے پیش کی وہ یہ تھی۔ کہ قرآن مجید کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس نے کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ جس کی دلیل اس نے نہ دی ہو۔ لیکن اور کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں ہے۔ جس میں یہ بات پائی جاتی ہو۔

قرآن کریم نے تمام مذاہب میں اتحاد کی بنیاد ڈال دی ہے

ایک بات آپ نے یہ پیش کی۔ کہ قرآن کریم نے تمام مذاہب میں اتحاد کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ بھی ثابت کیا۔ کہ اگر کسی مذہب پر تمام دنیا کے لوگ متفق ہو سکتے ہیں۔ تو وہ اسلام ہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں قرآن مجید میں یہ بتاتا ہے۔ کہ دنیا میں ہر قوم اور ہر ملک میں نبی آئے ہیں۔ قرآن غیر مذاہب کے لوگوں سے کہتا ہے۔ کہ ہم تمہارے نبیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ تم بھی ایک نبی کو مان لو۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سے دنیا میں حقیقی صلح قائم ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ آؤ ہم اس بات کو تسلیم کر لیں۔ کہ ہر قوم و مذہب میں نبی آئے۔ دوسری قومیں بھی اس بات کو تسلیم کر لیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول تھے۔ اگر دنیا اس امر کو مان لے۔ تو تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو جائے۔

قرآن کریم کی دیگر خصوصیات

اس طرح آپ نے یہ بھی ثابت کیا۔ کہ قرآن کریم کی ہر تعلیم عقل کے موافق ہے۔ قرآن کریم میں معارف کا ایک زبردست خزانہ موجود ہے۔ اور تمام دینی صداقتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

تقریر چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے ذریعہ" ان تقریر کی۔ تقریر میں آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا عرصہ تقریباً پون صدی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اپنی جماعت میں اسلام کی سچی محبت پیدا کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طریق پر اپنے مخالفین کا مقابلہ کیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں انگریزی میں ترجمہ قرآن کریم کا خیال پیدا ہوا۔ جس کی تکمیل ایک بڑی حد تک ہو چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر قومی تحریک کے وقت قوم کی صحیح راہنمائی کی۔ جیسے ترک موالات۔ تحریک ہجرت۔ تحریک کشمیر وغیرہ تحریک کشمیر کے سلسلہ میں تو آپ نے مسلمانوں کی زبردست خدمات سر انجام دیں۔ تبلیغ کے سلسلہ میں ملکانہ راجپوتوں کے ارتداد کے وقت آپ نے جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ اور جس طرح اس تحریک کا مقابلہ کیا۔ وہ اب تک لوگوں کے ذہنوں میں محفوظ ہے۔

جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام

آپ نے بتلایا کہ ہمارا تبلیغی نظام تین حصوں میں منقسم ہے (۱) تبلیغ ہندوستان (۲) تبلیغ پاکستان (۳) تبلیغ بیرونی ممالک

ہندوستان میں تبلیغ صدر انجمن احمدیہ کی نظارت دعوۃ و تبلیغ کے سپرد ہے۔

تبلیغ پاکستان کا کام نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے سپرد ہے۔ تبلیغ بیرونی ممالک کا انتظام تحریک جدید کی وکالت تبشیر کے ماتحت ہے۔

وہ ممالک جن میں احمدیت پھیلی

اس کے بعد آپ نے مختصر طور پر بتایا کہ مندرجہ ذیل ممالک جن میں احمدیت کا بیج بویا گیا۔ وہاں احمدیت کب اور کس طرح داخل ہوئی وہ ممالک یہ ہیں چین۔ جاپان مشرقی ترکستان۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ آسٹریلیا۔ فلپائن برما۔ ہندوستان۔ سیلون۔ ایران۔ روس۔ بخارا۔ عراق عدن۔ مصر۔ مسقط۔ شام۔ لبنان۔ فلسطین۔ حبشہ سوڈان۔ مشرقی افریقہ (کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا) مارشس۔ جنوبی افریقہ۔ مغربی افریقہ (سیرالیون۔ گولڈکوسٹ۔ نائیجیریا) سپین۔ اٹلی۔ فرانس انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ امریکہ۔ ٹرینیڈاڈ۔ پولینڈ۔ ہنگری۔ البانیہ۔ چیکوسلواکیہ

تقریر مولوی امام الدین صاحب

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے بعد مکرم مولوی امام الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا نے "انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

انڈونیشیا میں احمدیت کی ابتدا

آپ نے انڈونیشیا کی تاریخ مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد کہا کہ انڈونیشیا میں احمدیت کا قیام مبلغین کے وہاں جانے سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اس کا آغاز اس طرح ہوا۔ کہ ۱۹۲۳ء میں چند انڈونیشین طالب علم تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے۔ وہاں انہوں نے احمدیت کا ذکر سنا۔ چنانچہ وہ قادیان آئے اور وہاں تعلیم حاصل کی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ انڈونیشیا واپس چلے گئے۔ ان کے ذریعہ انڈونیشیا میں پہلی دفعہ احمدیت قائم ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے مبلغ بھیجنے کی درخواست کی جس پر حضور نے مکرم مولوی رحمت علی صاحب کو سب سے پہلے سماٹرا میں تبلیغ کے لئے بھیجا۔ انہوں نے وہاں تبلیغ کی۔ اور آہستہ آہستہ جماعتیں بڑھنی شروع ہوئیں اس وقت جماعت کا اکثر حصہ مغربی انڈونیشیا میں ہے۔ انڈونیشیا کی جماعت بہترین جماعتوں میں سے ہے۔ وہ اپنا خرچ خود پورا کر رہی ہے۔ ڈیڑھ لاکھ انڈونیشین سکہ وہاں کا بجٹ ہے پچھلے سال ایک لاکھ پانچ ہزار تحریک جدید کا وعدہ تھا۔

تحریک آزادی میں ہمارے مبلغین کی کوشش

آپ نے بتایا۔ کہ ہمارے مبلغین نے تبلیغ کے ساتھ ساتھ انڈونیشیا کی تحریک آزادی میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۴۹ء میں جب ڈاکٹر سکارنو موجودہ صدر انڈونیشیا ڈچ گورنمنٹ سے چارج لینے کے لئے چودہ آدمیوں کے ہمراہ دارالحکومت پہنچے۔ تو ان چودہ آدمیوں میں ہمارے رئیس التبلیغ مکرم سید شاہ محمد صاحب بھی تھے۔ پاکستان کا بھی ہمارے مبلغین نے وہاں زبردست پروپیگنڈا کیا ہے

جماعت انڈونیشیا کا اخلاص

مکرم مولوی صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی حالت بعض وجوہات سے جماعت پاکستان کے مشابہ نظر آتی ہے مثلاً وہاں بعض گاؤں ایسے ہیں جہاں سو فی صدی احمدی رہتے ہیں۔ اگر پورے عزم اور اخلاص سے کام کریں۔ تو ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ وہاں کے لوگ بے حد مخلص ہیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے والہانہ محبت ہے۔ اس تعلق اور اس اخلاص کا اثر ہے کہ اس وقت بھی ربوہ میں چار انڈونیشین طلباء دینی تعلیم پا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں روز افزوں ترقی دے۔ اور ایک دن ایسا آئے جب سارا انڈونیشیا احمدیت کے نور سے منور ہو جائے۔

کارروائی کا اختتام

مکرم مولوی امام الدین صاحب کی تقریر کے بعد پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی ختم ہو گئی۔

احمدیہ پریس انٹرنیشنل کانفرنس

۲۶ دسمبر کی رات پورے سات بجے کل دنیا کے احمدی صحافیوں کی ایک کانفرنس زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج کے پڑی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ اگر کسی موصی کو ان کی وصیت نمبر یاد نہ ہو تو پھر وہ کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت سے ہی اطلاع دیں تا کہ ان کی ادائیگی وہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات حصہ آمد میں کر دیا جائے۔

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ کوپن نمبر و تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

نام موصی مع مکمل پتہ	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
فضل الدین صاحب حلقہ گنج لاہور	۱۰۷۵ / ۱-۸-۵۱	۹/۶/- و جائیداد
محمد علی صاحب کراچی	۱۵۸۹ / ۲-۸-۵۱	۹/۸/-
نواب بیگم صاحبہ " "	۱۱۲۴ / ۶-۸-۵۱	۱/-/-
شیخ خلیل احمد صاحب اوکاڑہ منٹگمری	۱۳۸۳ / ۶-۸-۵۱	۵/۱۰/-
محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۴۷۵ / ۸-۸-۵۱	۲/-/-
برکت علی صاحب منڈی بیکے اعوان سیالکوٹ	۱۴۰۱ / ۹-۸-۵۱	۲۵/-/-
چوہدری عطا محمد صاحب سیکرٹری مال جھنگوانوالہ - لائلپور	۶۲۲ / ۹-۸-۵۱	۱۳۷/۱/-
بابو غلام رسول صاحب منڈی بہاؤالدین گجرات	۱۱۸۰ / ۱۱-۸-۵۱	۲۴/۸/-
[illegible] احمد صاحب اوورسیئر نیروبی - افریقہ	۱۴۴۵ / ۱۳-۸-۵۱	۲/۱۲/۳
مریم بی بی صاحبہ نورنگ گجرات	۶۹۴ / ۱۵-۸-۵۱	۵/-/-
ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب حلقہ گنج لاہور	۱۸۴۳ / ۱۸-۸-۵۱	۹/-/-
قاضی شریف الدین صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ	۱۷۱۹ / ۲۰-۸-۵۱	۵۹۳/۹/-
حلیم ترین قلات بلوچستان	۱۹۴۹ / ۲۴-۸-۵۱	۱۰/-/-
محمود صاحب بور بھینی شرقپور شیخوپورہ	۱۹۶۰ / ۲۵-۸-۵۱	۷/-/-
علی محمد صاحب سیکرٹری مال آزاد کشمیر	۱۹۶۴ / ۲۵-۸-۵۱	۳۰/-/-
غلام احمد صاحب سیکرٹری حلقہ مصری شاہ لاہور	۱۹۸۶ / ۲۵-۸-۵۱	۱۴/-/-
رحمت اللہ صاحب کراچی	۱۹۸۸ / ۲۶-۸-۵۱	۱۱۲/-/-
ایم اے - نذیر	"	۲۵/-/-
پیر عبدالعلی صاحب	"	۱۳/۸/-
خدیجہ بی بی صاحبہ ملیمی ملتان	۲۰۲۶ / ۲۹-۸-۵۱	۲/-/-
شیخ محمود شریف صاحب سیکرٹری مال بدوملہی سیالکوٹ	۸۵۳ / ۲۹-۸-۵۱	۶۳/۱۴/۶
اہلیہ چوہدری عبدالکریم صاحب اوکاڑہ منٹگمری	۲۰۳۶ / ۱-۹-۵۱	۲۵/-/-
غلام احمد صاحب لائلپور	۸۶ / ۱-۹-۵۱	۶/-/-
عبدالرشید صاحب سیکرٹری مال واہ کیمل پور	۲۰۴۰ / ۳-۹-۵۱	۷۰/-/-
حمید الدین صاحب چک نمبر ۱۴۱ ج ب - لائلپور	۸۹۱ / ۳-۹-۵۱	۵/-/-
امۃ الرشید صاحبہ طاہرہ سیالکوٹ شہر	۹۱۳ / ۴-۹-۵۱	۱۵/-/-
اہلیہ صلاح الدین صاحب نورنگ اسٹیٹ سندھ	۲۱۹۸ / ۹-۹-۵۱	۲/-/-

نام موصی مع مکمل پتہ	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
اللہ دتہ صاحب دھیرکے کلاں گجرات	۱۰۰۵ / ۹-۹-۵۱	۲۰/- جائیداد
چراغ حسین صاحب جھول ریاست بہاولپور	۲۲۳۵ / ۱۱-۹-۵۱	۱۱/۸/-
خورشید بیگم صاحبہ مارٹن پور کراچی	۲۳۷۱ / ۱۱-۹-۵۱	۹/-/-
بشارت اللہ صاحب کوئٹہ	۲۲۰۷ / ۲۱-۹-۵۱	۲/۸/-
عبدالرحمٰن خانصاحب " "		۱۰/-/-
سید صدق حسین صاحب راولپنڈی	۲۴۸۰ / ۲۷-۹-۵۱	۱۹/۱۱/-
محمد الدین صاحب سعدی پور سیالکوٹ	۱۱۷۷ / ۲۵-۹-۵۱	۵/-/-
عطاء اللہ صاحب جمال پور دریاخان سندھ	۲۵۰۰ / ۲۹-۹-۵۱	۶۰/-/-
بدرالدین صاحب کنجروڑ سیالکوٹ	۲۵۰۱ / ۲۹-۹-۵۱	۱۲/-/-
نوردین صاحب علی پور مظفرگڑھ	۲۵۲۱ / ۲۹-۹-۵۱	۵/-/-
عبدالرزاق صاحب ملتان	۲۵۴۲ / ۲۹-۹-۵۱	۳۰/-/-
بابو محمد خانصاحب وزیرآباد گوجرانوالہ	۱۲۱۲ / ۲۹-۹-۵۱	۱۰۰/-/-
جمعدار بہادر خانصاحب سرگودھا	۱۲۳۵ / ۱-۱۰-۵۱	۳۷/-
بابو عبداللہ صاحب " "		۱۰/۶/-
کریم بخش صاحب مزنگ روڈ لاہور	۲۸۲۳ / ۱۲-۱۰-۵۱	۱/-/-
اہلیہ ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب کلر کہار جہلم	۱۳۹۴ / ۱۳-۱۰-۵۱	۳/-/-
چوہدری عبدالرحیم صاحب چک ۶۸ ج ب لائلپور	۱۴۹۸ / ۲۲-۱۰-۵۱	۵۳/-
سید سجاد حیدر صاحب رسول نگر گوجرانوالہ	۲۹۵۰ / ۲۴-۱۰-۵۱	۲/-/-
مستری [illegible] صاحب چندر کے منگولے سیالکوٹ	۳۰۳۲ / ۲۴-۱۰-۵۱	۱۲/-
میاں سیف اللہ صاحب " "		۶/-/-
عبدالسلام صاحب کراچی	۳۰۳۰ / ۲۶-۱۰-۵۱	۳/-/-
رحمت اللہ صاحب بٹ " "		۵۵/-/-
محمد طفیل صاحب " "		۲۱/-/-
ڈاکٹر عقیل صاحب بن عبدالقادر صاحب " "		۳۵/۱۲/-
اللہ دتہ صاحب ننکانہ شیخوپورہ	۳۰۳۷ / ۲۹-۱۰-۵۱	۱۵/-/-
بشیر الدین صاحب کوئٹہ	۲۸۹۵ / ۳۰-۱۰-۵۱	۸/۸/-
سردار بیگم صاحبہ بیوہ چک ۷۹ گھسیٹ پورہ لائلپور	۱۵۷۰ / ۳۰-۱۰-۵۱	۵/-/-
برکت بی بی صاحبہ نوکوٹ سندھ	۳۱۵۹ / ۳-۱۱-۵۱	۵/-/-
عبدالغنی صاحب سانگھڑ ضلع تھرپارکر سندھ	۳۱۶۹ / ۳-۱۱-۵۱	۱/۱۲/-

(باقی)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اکسٹھواں جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۲)

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ کے مکان کے متصل عبدالغفار خانصاحب مرحومؓ کے مکان میں انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ اس کے علاوہ مستورات کیلئے ۲۹ دسمبر کو ایک اور جلسہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس کے پہلے اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ یونس احمد صاحب اسلم درویش قادیان نے تعدد ازدواج اور مسئلہ طلاق پر تقریر کی۔

مکرم مرزا واحد حسین صاحب نے ایک تربیتی تقریر کی۔ نیز مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے احمدیت کی ترقی میں احمدی مستورات کا فرض بیان کیا۔

دوسرے اجلاس میں جو نماز ظہر و عصر کے بعد منعقد ہوا محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ آف حیدرآباد دکن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت تمام قوموں کی طرف۔ محترمہ باجوہ کشور صاحبہ ہیلی (بمبئی) نے "اسلام میں عورت کا درجہ" اور محترمہ مبارکہ صاحبہ نے "اسلامی پردہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ نیز محترمہ ناصرہ خاتون نے "تربیت اولاد کی اہمیت" بیان کرتے ہوئے اس کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر اجلاس ختم ہوا۔

مختلف کوائف

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ اس کے متعلق جلسہ کے ایام میں ایک بار بھی کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اس کیلئے نظارت دعوۃ و تبلیغ مستحق مبارکباد ہے۔

امسال جلسہ سالانہ میں قریباً تین صد درویش۔ ایک سو بانوے پاکستانی زائرین اور جماعتہا ئے بیرون ہند سے آنے والے ۴۷ اصحاب شریک ہوئے۔ جلسہ گاہ میں اوسط حاضری دو ہزار رہی۔ جو تقسیم برعظیم کے بعد سب سے زیادہ تعداد ہے۔ پاکستان اور بیرون ہند کے مختلف مقامات سے آنے والے دوستوں میں سے جو اصحاب کسی درویش کے عزیز تھے انہوں درویشوں کے ہاں ہی قیام کیا۔ جماعتوں کے قیام کا انتظام ...... جامعۃ المبشرین (سابق مدرسہ احمدیہ) اور مہمان خانہ میں تھا۔ مستورات کے قیام کا انتظام مکانات میں کیا گیا۔ بعض اصحاب کو حسب گنجائش دارالمسیح میں قیام کا شرف بھی حاصل ہوا۔ کھانے کی تیاری کا انتظام مولوی عبداللہ صاحب کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم لنگر خانہ ہی میں تھا۔ کھانے کا انتظام اچھا تھا۔ جلسہ سالانہ کے افسر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تھے۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ ان کے نائب تھے۔ جلسہ گاہ میں استقبال کا کام مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ اور مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی معاون ناظر امور عامہ کے سپرد تھا۔

امسال پاکستان کے علاوہ حیدرآباد دکن بمبئی ہبلی (جہاں ابھی ابھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے) یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ اور مشرقی افریقہ سے دوست جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

یہ جلسہ مجموعی لحاظ سے غیر مسلم اصحاب کو سیرت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے واقف کرنے۔ اسلام کے متعلق ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اسلام کی حقانیت و صداقت ان پر واشگاف کرنے میں بحمد ثابت ہوا۔ فالحمد للہ رب العلمین۔

درخواستہائے دعا

— مکرم بھائی محمد الدین صاحب ولد چوہدری نور بخش صاحب چک نمبر ۷۹ گھسیٹ پورہ (سابق پھیروچچی) ضلع لائلپور عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بازو پہ زخم سخت تکلیف میں ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبدالرحیم ابن مولوی سلطان علی

— سیٹھ محمد عبدالحی صاحب احمدی یادگیر بعارضہ دمہ جو عرصہ بیس سال سے انہیں لاحق ہے بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کی چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحی بیگم صاحبہ (زوجہ محمد اسمٰعیل ... یادگیر) بھی کمی خون و دیگر عوارضات سے بیمار رہتی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار بھی ہر رنگ میں محتاج دعا ہے۔ محمد اسمٰعیل ناقل زکیل یادگیر

کیا مصر اشتراکی حکومتوں سے ساز باز کر رہا ہے؟

لندن ۲ر جنوری - پیرس سے "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مصر نے جان بوجھ کر اشتراکی حکومتوں سے ساز باز کرنے کے لئے نئی چالیں شروع کی ہیں - نامہ نگار مذکور کا کہنا ہے کہ مصر اپنے اقتصادی بحران سے مجبور ہو کر ایسا کر رہا ہے - اس کے علاوہ وہ اس امید پر بھی ایسی کوششوں میں مصروف ہے کہ لندن اور واشنگٹن پر دباؤ ڈال کر ان سے اپنے مطالبات منوائے یعنی سوڈان اور نہر سویز کے علاقے سے برطانی افواج کا انخلا وغیرہ ——— نامہ نگار کی رائے ہے کہ یہ کوششیں بھی عرب ایشیائی بلاک منظم کرنے سے متعلق ہیں ——— مصر اور مشرقی جرمنی، پولینڈ، زیکوسلاویکیہ اور ہنگری کے تجارتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے نامہ نگار نے لکھا ہے - کہ بھارتی حکومت نے اشتراکی چین کے ساتھ مصری دلچسپیوں میں بہت زیادہ اضافہ کیا ہے ——— اس امر کا تعلق عرب اور ایشیائی سفارتی نمائندوں کی کانفرنس کے ساتھ بھی ہے - (اسٹار)

بارش کے بعد گندم چاول اور دیگر اجناس کے نرخ اور چڑھ گئے

لاہور یکم جنوری :- آج صوبائی دارالحکومت میں گندم - چاول - مکی - باجرہ اور دالوں وغیرہ کے نرخ اور زیادہ چڑھ گئے ۔

اگرچہ حکومت نے باسمتی چاول اور گندم کے کنٹرول نرخ علی الترتیب تیئس ۲۳ روپے پانچ آنے اور تیرہ روپے دو آنے فی من مقرر کر رکھے ہیں مگر آج بازار میں باسمتی چاول چوالیس سے بیالیس روپے اور گندم ساڑھے تیئیس روپے سے چوبیس ۲۴ روپے فی من کے حساب سے بکتی رہی حالانکہ پچھلے ایک ہفتہ سے چاول کے انتہائی نرخ بیالیس روپے فی من تھے - اور گندم کل تک بائیس روپے سوا بائیس روپے فی من کے حساب سے بک رہی تھی -

پنڈت نہرو کی نشری تقریر

نئی دہلی یکم جنوری - پنڈت نہرو نے نئے سال کے موقع پر ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت نے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کیلئے پنجسالہ منصوبہ تیار کیا ہے - اسے ہر حالت میں مکمل کیا جائیگا -

جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لیا جائے

"جماعتی طور پر یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ قدم آگے بڑھے - جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے - اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی - کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں - پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی - لیکن بات یہ ہے - کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا - اگر جماعت کے ہر فرد اور عورت - جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں - تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دُگنے تگنے ہو جائیں - اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں۔" (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

مصر میں قائداعظم کی یوم پیدائش

قاہرہ ۲ر جنوری - قاہرہ میں مصر - پاکستان لیگ کے زیر اہتمام قائداعظم محمد علی جناح کے یوم پیدائش کو منانے کے لئے جو تقریب منعقد ہوئی تھی - اس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان میں مصر کے سابق سفیر مسٹر محمد علی علوبہ نے بانئی پاکستان کے سوانح حیات بیان کئے اور ان حالات کا ذکر کیا - جو پاکستان کے عالم وجود میں آنے کا باعث ہوئے -

انہوں نے مسئلہ کشمیر کے حالات کا ذکر بھی کیا - انہوں نے بتایا کہ ہندو پاک برصغیر کا مقابلہ سکینڈینیویا سے کیا جا سکتا ہے - جہاں سویڈن اور ناروے [illegible] سے کام کرتے ہیں - اور اکثر ان کا اتحاد بہت مضبوط ہوتا ہے - لیکن پاکستان اور بھارت کشمیر کی وجہ سے ایک دوسرے سے الجھے ہوئے ہیں - محمد علی علوبہ نے بیان کیا کہ اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس ریاست کے باشندوں کی اکثریت مسلمان ہے اور پاکستان کے زیادہ قریب ہیں -

لیکن بھارت کی دلیل یہ ہے کہ کشمیر اس کے لئے زیادہ اہمیت رکھتا ہے - انہوں نے انتباہ کیا کہ اگر اسی طرح یہ جھگڑا چلتا رہا تو اس کے نہایت تباہ کن اور خطرناک نتائج برآمد ہوں گے - (اسٹار)

سندھ میں منشیات کیخلاف مہم

حیدر آباد (سندھ) ۲ر جنوری - مقامی محکمہ آبکاری کی طرف سے منشیات کی تجارت کرنے والوں کے خلاف ۱۷۱ مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں - گذشتہ برس ۱۵۳ مقدمات اور ۱۹۵۱ء میں ۱۷۱ مقدمات درج ہوئے تھے -

۱۹۵۲ء کے مقدمات میں سے ۳ ۵ ۷ فی صد کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے - اور ۹۸ فی صد افراد کو مجرم ثابت کر کے سزائیں مل چکی ہیں - (اسٹار)

میرے اور پنڈت نہرو کے نظریات مختلف ہیں

دہلی ۲ر جنوری :- بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے آج خاص ملاقات میں اس خبر کی تصدیق کر دی - کہ انہوں نے کانگرس ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے - انہوں نے کہا - کہ میں نے ۲۳ دسمبر کو کانگرس کے صدر پنڈت نہرو کو ایک ذاتی اور ایک آفیشل مراسلہ بھیج کر ورکنگ کمیٹی کی ممبرشپ سے الگ کئے جانے کی خواہش ظاہر کر دی تھی - استعفیٰ کی وجوہات بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا - کہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے - کہ پنڈت نہرو اور ان کے نظریہ میں فرق ہے - کچھ عرصہ سے میں نے جو کچھ دیکھا ہے - اس سے مجھے بہت صدمہ ہوا ہے - اور کانگرس ڈیلی گیٹوں کے چناؤ میں جو بدعنوانیاں ہوئی ہیں - اس میں بہت پریشان ہو گیا ہوں -

اکبری منڈی سے تحقیقات کرنے پر پتہ چلا ہے - کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں ایک روپے سے لیکر تین روپے فی من تک اضافہ ہوا ہے - جس کا اندازہ ان نرخوں سے ہو سکتا ہے -

	کل کے نرخ	آج کے نرخ
باجرہ	۲۱-۰-۰ روپیہ	۲۳ سے ۲۴½ روپیہ فی من
مکی	۲۰-۰-۰ "	۲۱½ روپے "
چنا	۲۱-۸-۰ "	۲۲-۸-۰ "
مونٹھ	۲۴ سے ۲۶ روپے	۲۷ سے ۳۰ روپے "
مونگی سبز	۲۷ " ۲۸½ "	۲۸ " ۲۹ " "
ماش سیاہ	۲۷½ " ۲۸ "	۲۹ " ۳۰ " "
مرچ سرخ ڈنڈی دار	۷۰ سے ۷۵ "	۷۸ سے ۸۰ روپے فی من

بیان کیا جاتا ہے - کہ اشیائے خوردنی کے نرخوں میں یہ ایک دم اضافہ - گندم کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے نیز خلاف توقع ناکافی بارش ہونے کے باعث ہوا [illegible]

ایرانی تیل کا جھگڑا نپٹانے کی ایک اور کوشش

لندن ۲ جنوری :- کل امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے مشرق وسطیٰ نے وزارت خارجہ برطانیہ کے اعلیٰ افسروں سے ملاقات کی - اطلاع ملی ہے کہ ایران کے تیل کے جھگڑے کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا گیا - باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے - کہ یہ بات چیت امریکہ کی اسی سکیم کے مطابق عمل میں آئی ہے - جس کا مقصد یہ ہے - کہ ایرانی تیل کا جھگڑا جلد سے جلد چکایا جائے اس سے پیشتر اس سلسلہ میں مقام تہران ڈاکٹر مصدق اور سفیر امریکہ متعین ایران کے درمیان بھی مذاکرہ ہو چکا ہے - کہا جاتا ہے - کہ سفیر امریکہ کی طرف سے خاص طور پر ان تجاویز پر بحث چھیڑی گئی جن کے مطابق برطانیہ ایرانی تیل کی برآمد پر رضامند ہو سکتا ہے - باخبر حلقوں کا بیان ہے - کہ ڈاکٹر مصدق نے ایران کی جوابی تجاویز بھی پیش کیں - لندن کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے - کسی مزید قدم اٹھانے سے پیشتر لندن میں ڈاکٹر مصدق کی جوابی تجاویز پر غور کیا جائے گا -

نائب وزیر خارجہ امریکہ پرسوں رات واشنگٹن سے لندن آئے تھے - آپ نے ہوائی اڈے پر اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ میں صرف ایرانی تیل کے بارے میں برطانوی ارباب سیاست دانوں سے بات چیت نہیں کروں گا - بلکہ مشرق وسطیٰ کے دوسرے امور بھی زیر بحث لائے جائیں گے - آپ نے یہ بتلانے سے انکار کر دیا - کہ آپ کتنے دن لندن میں قیام کریں گے -